سوال

دین والی عورت کون ہے ؟

جواب

الحمد للہ

دین والی عورت سے نکاح کرنے کی وصیت اور دین والی عورت کون ہے ؟

ا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا :

" عورت کے ساتھ چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے ، اس کے مال و دولت کی وجہ سے ، اور اس کے حسب و نسب کی بنا پر ، اور اس کی خوبصورتی و جمال کی وجہ سے ، اور اس کے دین کی بنا پر ، چنانچہ تم دین والی کو اختیار کرو تیرا ہاتھ خاک میں ملے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

عبد العظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور معنی یہ ہے کہ : دین اور مروّت والی کے لائق ہے کہ ہر چیز میں دین اس کا مطمع نظر ہو ، خاص کر اس میں جس میں صحبت طویل ہوتی ہے ، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دین والی کو اختیار کرو جو کہ ایک انتہائی چاہت ہے

تیرا ہاتھ خاک میں ملے : کہا جاتا ہے ترب الرجل یعنی افتقر یعنی آدمی فقیر ہو گا ، گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم مٹی میں مل جاؤ ، یعنی دعاء مراد نہیں بلکہ حدیث پر ابھارا گیا ہے ، اور اس امر کی تلاش میں کوشش کرنے کا کہا گیا ہے "

دیکھیں : عون المعبود (31/6).

ب اور دین والی عورت کی صفات کے متعلق گزارش ہے کہ ہمارے لیے بہت ساری صفات کو دیکھنا ممکن ہے جس میں وہ پائی جائیں تو اس عورت پر دین والی عورت ہونا صادق آتا ہے ان صفات میں درج صفات شامل ہیں :

1 حسن اعتقاد :

یہ ان سب صفات کے اوپر اور پہلی صفت ہے ، چنانچہ جو عورت اہل سنت والجماعت میں سے ہو تو اس نے اپنے اندر دین والی کی سب سے اعلی اور قیمتی صفت ثابت کی ، اور جو عورت اہل بدعت اور گمراہ قسم کے لوگوں میں سے ہو تو وہ ان دین والیوں میں شامل نہیں ہوتی جس سے نکاح کی ترغیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دلائی ہے ؛ کیونکہ اس کا خاوند پر بھی اثر ہو گا اور اس کی اولاد پر بھی یا پھر دونوں پر ہی اثر انداز ہو سکتی ہے

2 خاوند کی اطاعت اور جب خاوند کوئی کام کہے تو اس کی مخالفت نہ کرنا :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسم سے دریافت کیا گیا :

کونسی عورت بہتر اوراچھی ہے ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ عورت جب خاونداسے دیکھے تووہ اسے خوش کردے ، اورجب حکم دے تواس کی اطاعت کرے ، اوراپنے مال اور نفس میں کوئی ایسی مخالفت نہ کرے جوخاوند کوناپسند ہو"

سنن نسائی حدیث نمبر (3131) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

چنانچہ ایک صالح عورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اوراچھائی کی تین عظیم صفات جمع کردیں اوروہ یہ ہیں :

پہلی :

جب خاونداسے دیکھے تواپنے دین اوراخلاق اورمعاملات اورمظہرولباس سے خوش کردے

دوسری :

جب وہ گھر سے غائب اورسفرمیں ہوتووہ اپنی عفت وعصمت اورعزت اورخاوند کے مال کی حفاظت کرے

تیسری :

جب خاونداسے حکم دے تووہ اس کی اطاعت دے جبکہ وہ حکم نافرمانی کانہ ہو

3 ایمان اوردین میں خاوندکی معاونت کرے ، اوراسے نیکی واطاعت کا حکم کرنے والی ہو، اورحرام کاموں سے روکے

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اورچاندی کے بارہ میں آیات نازل ہوئیں توصحابہ کرام نے عرض کیا : توپھر ہم کونسا مال رکھیں ؟

عمررضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : اس کے متعلق تمہارے لیے میں دریافت کرتا ہوں ، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اورانہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوجا لیا اوران سے ملے تومیں بھی ان کے پیچھے تھا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کونسا مال رکھیں ؟

تونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم میں سے ایک شکر کرنے والادل رکھے ، اورذکرکرنے والی زبان ، اورمومن بیوی جواسے آخرت کے معاملات میں تعاون کرنے والی ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3094) ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے ، اورترمذی کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں :

"اوروہ اس کے ایمان میں معاونت کرنے والی ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1856) اوپر والے الفاظ ابن ماجہ کے ہیں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور مومن بیوی جو اس کے ایمان میں معاونت کرنے والی ہو"

یعنی اس کے دین میں معاونت کرے، اسے نماز یاد دلائے اور روزہ کے متعلق کہے اور اس کے دوسری عبادات کی بھی ترغیب دلائے، اور اسے زنا اور باقی حرا اشیاء سے روکے

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (390/8).

4 وہ عورت نیک و صالح ہو اور نیک و صالح عورت کی صفات میں شامل ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی مطیع ہو، اور اپنے خاوند کے مالی اور جانی حقوق ادا کرنے والی ہو چاہے خاوند غائب بھی ہو

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

تو نیک و صالح اور فرمانبردار عورتیں، خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں النساء (34).

شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فالصالحات قانتات : یعنی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والیاں

حافظات للغیب : یعنی اپنے خاوندوں کی اطاعت کرنے والیاں، حتی کہ عورت خاوند کے غیب ہونے کے وقت بھی اپنے آپ کی حفاظت کرے، اور خاوند کے مال کی بھی حفاظت کرے، اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں توفیق دی ہے نہ کہ یہ ان کی اپنی جانب سے ہے، کیونکہ نفس اور جان تو برائی کی طرف مائل کرنے اور ابھارنے والا ہے لیکن جو اللہ پر توکل کرے اللہ اس کے ہم و غم میں اور اس کے دین و دنیا کے معاملات میں کافی ہو جاتا ہے

دیکھیں : تفسیر السعدی (177).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"چار اشیاء سعادت میں شامل ہوتی ہیں : نیک و صالح عورت، اور وسیع رہائش، اور نیک و صالح پڑوسی، اور آرام دہ سواری

اور چار اشیاء شقاوت و بدبختی میں شامل ہوتی ہیں : برا پڑوسی، اور بری عورت، اور تنگ رہائش، اور بری سواری"

اسے ابن حبان نے صحیح ابن حبان حدیث نمبر (1232) میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (282) اور صحیح الترغیب حدیث نمبر (1914) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نیک و صالح بیوی وہ ہے جو اپنے نیک و صالح خاوند کی صحبت میں بہت سال بسر کرتی ہے، اور یہ وہی متاع اور سامان ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"دنیا کا بہترین مال ومتاع مومن عورت ہے، اگر تم اسے دیکھو تو تجھے اچھی لگی اور خوش کر دے، اور اگر تم اسے حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے، اور اگر تم اس کے پاس نہ ہو تو وہ اپنے نفس و عزت کی اور آپ کے مال کی حفاظت کرے"

اور یہی وہ عورت ہے جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب مہاجر صحابہ نے دریافت کیا کہ ہم کونسا مال رکھیں تو آپ نے فرمایا :

"ذکر کرنے والی زبان، اور شکر کرنے والا دل، اور نیک وصالح بیوی جو تمہارے ایمان میں آپ کی معاونت کرنے والی ہو"

اسے امام ترمذی نے سالم بن ابی جعد عن ثوبان کے طریق سے روایت کیا ہے

اور اس بیوی کی جانب سے محبت و مودت اور مہربانی حاصل ہو جس کا اللہ عزوجل نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں بطور احسان ذکر کیا ہے، چنانچہ اس عورت کے لیے بعض اوقات خاوند سے جدائی کی تکلیف موت سے بھی زیادہ ہو، اور وہ اسے مال کھو جانے اور وطن کی جدائی سے بھی زیادہ محسوس کرے، خاص کر اگر ان دونوں میں کوئی تعلق ہو، یا پھر ان کے بچے اور اولاد ہوں جو جدائی اور علیحدگی کی حالت میں ضائع ہو جائیں اور ان کی حالت خراب ہو"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (299/35).

5 حسن ادب اور علم رکھنے والی ہو :

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین قسم کے افراد کے لیے ڈبل اجر ہے : ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور پھر محمد صلی پر بھی ایمان لایا، اور وہ غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرتا ہو، اور وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے اور اچھا ادب سکھائے، اور اس کو تعلیم دی اور اچھا علم سکھائے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کرلے تو اسے ڈبل اجر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (97) صحیح مسلم حدیث نمبر (154).

اور مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"فادبھا" یعنی اس نے اسے اچھی خصلتیں سکھائیں جو خدمت کے آداب میں سے ہیں؛ کیونکہ ادب یہ ہے کہ : اٹھنے بیٹھنے کے حالات کی عادات اچھی ہوں، اور اخلاق بھی اچھا ہو

فاحسن ادبھا : بخاری و مسلم کی روایت میں ہے : فاحسن تادیبھا" اور "احسان تادیبھا" کہ اسے رفق و نرمی اور لطف کی تعلیم دی، اور شیخین کی روایت میں یہ اضافہ ہے : اور اسے تعلیم دی تو اسے اچھی اور بہتر تعلیم دی"

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (218/4).

6 اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا :

اور یہ "دین والی ہو" کے معنی میں شامل ہے جو صحیح حدیث میں وارد ہے جس حدیث کا ہم جواب کی ابتدا میں ذکر کر چکے ہیں

خطیب شربینی شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہاں دین سے مراد اطاعت وفرمانبرداری اور نیک وصالح اعمال اور حرام کاموں سے اجتناب اور عفت وعصمت ہے

دیکھیں : المغنی المحتاج (127/3) .

بلکہ جس عورت میں واجبات وفرائض پر عمل اور اللہ کی طرف سے حرام کردہ امور سے اجتناب کرکے اپنے پروردگار کی اطاعت، اور اپنے خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری دونوں چیزیں جمع ہوں تو اس عورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل ہوتے وقت بہت بلند عزت وتکریم کی خوشخبری سنائی ہے

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی ہو، اور رمضان کے روزے رکھتی ہو، اور اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کرتی ہو، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائیگا تم جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہوجاؤ"

مسند احمد حدیث نمبر (1664) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب میں اسے حسن لغیرہ کہا ہے، اور اسی طرح مسند احمد کی تخریج میں شیخ ارناؤوط نے بھی

7 وہ عورت عابدہ وزاہدہ اور روزے رکھنے والی ہو

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں کا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنائت فرمائیگا، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اللہ کے حضور جھکنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت بجالانے والیاں، روزے رکھنے والیاں ہونگی بیوہ اور کنواریاں التحریم (5) .

بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات :

جو اطاعت کرکے اللہ کے سامنے جھکنے اور عاجزی کرنے والیاں ہونگی

مومنات : اللہ کی توحید کی تصدیق کرنے والیاں ہونگی

قانتات : اطاعت کرنے والیاں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : دعوت دینے والیاں، اور یہ بھی کہا گیا ہے : نماز ادا کرنے والیاں

سائحات : روزے رکھنے والیاں، اور زید بن اسلم کہتے ہیں : ہجرت کرنے والیاں، اور ایک قول یہ بھی ہے : جہاں وہ جائیں ان کے ساتھ جانے والیاں

دیکھیں : تفسیر البغوی (168/8) .

اس پتہ چل جاتا ہے کہ کلمہ "دین" ایک جامع کلمہ ہے جو عبادات کی سب اقسام اور اطاعت کی ہر قسم کو شامل ہے، اور اس میں سب اخلاق وشمائل وعادات شامل ہوتی ہیں، یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ :

اوپر ہم جو اوصاف و افعال بیان کیے ہیں ان میں سب عورتیں ایک جیسی نہیں، بلکہ ان میں درجات ہیں کسی میں کم اور کسی میں زیادہ جیسا کہ سب کو معلوم بھی ہے اور مشاہدہ بھی کیا گیا ہے، اس لیے عورت جتنی زیادہ شرم و حیاء والی اور جتنی زیادہ علم و عبادت والی ہوگی وہ زیادہ قریب ہے کہ اسے نکاح کے لیے اختیار کیا جائے

بہر حال دین والی عورت وہ ہے جو آدمی کے دین کی حفاظت کرے، اور اس کی آخرت میں معاونت کرنے والی ہو، اور جب خاوند اسے دیکھے تو اسے خوش کر دے، اور جب خاوند غائب ہو تو اس کے مال اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرے، اور اس کی اولاد کی اچھی اور بہتر تربیت کرے

واللہ اعلم.